جلد ۱۱ | بمبئی: روز دوشنبہ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۱

مُقَدِّمَۃُ الجَیش

باغی بچہ

مولوی محمد علی بچہ تو لوگوں نے سنا ہی ہوگا جو ایک ہی قسم کا بچہ ہوتا ہے کہ جسکو باغی بچہ کہنا نہ مناسب ہوگا باغی کو کوئی حکام کے مقابلہ میں نہ سمجھیں یہ مشتق ہے بغاوت اور بندوبست ہے جسکی سرکار بہادر کی [illegible] انتظام بر نہیں مستثنی و رو بچہ ہی ہے اس لڑکے کی عمر چار سال ہے اور بنگال زادہ ہے مسلمان کا باشندہ بنگال زبان میں یہ ایک انتخاب تقسیم کرنا پڑا اگر جیسے سر بھی کیا یہی نالائق بچے فرما رہے ہیں جسکو خوب ہی بچہ [illegible] اور [illegible] کی ممانعت ہوئی ہے

زلزلہ کی تباہی

۱۰ اپریل کو فارموسا میں ایسی غضب کا زلزلہ آیا کہ ہزاروں آدمی زمین دوز ہو گئے کئی منٹ تک تمام جزیرہ جنبش میں رہا۔ آدمی روز جاپان میں بھی زلزلہ محسوس ہوا۔ فارموسا کا دارالسلطنت کبھی بڑی بارونق تھی سب کی حالت ابتر ہو گئی مرد ایک ہی شہر میں ہزاروں بی اور ہے جاپانی فرزندان کی بسیٹ چڑھ گئے تمام باشندے کھلا میدانوں میں جا پڑے اور اب تک بھی کھلے میدان میں قیام کر رہے ہیں۔ لوگوں نے کئی روز تک مکانوں کا رخ بھی نہیں کیا کہ یہ خدا جانے کیا ستم ہو کہ کھلے میدان میں بھی بہت سی لاشیں پائی گئیں میدان جو زلزلے سے ہی آیا اور بھی دارالسلطنت کی طرح خراب ہو گیا ہے کھنڈر ہو گیا ہے سب کا وہ بار بار معرض و خراب ہو رہا زلزلہ زدہ مکانات [illegible]

جسکو پیا چاہے وہی سہاگن

مقام راجشاہی میں ووٹ شمار ۱۰ کے لئے ایک جلسہ ترتیب کل ہوا میں بستی ہے جسمیں کے انتخاب کی بڑی بڑی ضرورت پڑی۔ راجشاہی کالج کے پرنسپل رائے بہادر بابو کسیدی کانت بنرجی ممبر تھے کے امیدوار تھے اور بنگالہ اسمبلی کا مسلمان بھی درخواست کر رہے تھے۔ بابو صاحب کے مقابلے میں مسلمان اور وہ بھی مسٹری حقیقت ہی کیا رکھتا تھا مگر وہ جو کہتے ہیں جسکو پیا چاہے وہی سہاگن۔ دونوں اپنی کامیابی کی کوشش کر رہے تھے بابو صاحب کامیاب ہونے ہی کو تھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر غضنفر علی صاحب جسکو ہر برا ہا دیا پھر اسکی موافقت میں ووٹ دے کر اسلام بڑھا دیا بابو صاحب منہ دیکھتے رہ گئے اور مسٹر [illegible] ممبر ہو گئے

[illegible] ہوا غائب

[illegible]ت الرسول بریلوی نائب لکھنوی کی بشارت [illegible]
[illegible]ات سے تو ترک واقعہ ہو چکے کہ خواہ مخواہ
[illegible] نے ایک فاضل شخص کو کافر بنا ڈالا۔ آپ
غور کیا جائے کہ دروغ گو ہی [illegible]
اسی بنا پر بزرگوں نے کہا ہے کہ
[illegible] ن نہیں ہوتی ہے وہ تمام [illegible]
یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بے پر کی [illegible]
[illegible]ت ہو دہرہ جاتا ہے۔ [illegible]
[illegible]ل نے یا تو یہ زور شور باندھا
[illegible] کردن گا۔ بندہ خان
[illegible] لانے والے فاضل
[illegible] گا۔ بڑے زور

جیلخانہ گجرات سے ایک قیدی عورت جیل
کی دیوار کو نقب لگا کر رات کو بھاگ گئی
مفرور - تلاش جاری ہے -
تجارت کے فوری مقابلے ... تسلیم نہیں
تحصیل فرانس زبان میں کرنا چاہتے ...
ہجوم طلبہ نے رد ہنگامہ کیا ...
منگوانی پڑی - پولیس دخل ... دیکھا - بادشاہ
جوان زخمی ہوئے - ان ... بری حالت ہی
عوام سے ۱۵۰ مجروح ... کے قابل ہو گئی
عورتیں اور بچے بھی شامل ...
اگر آباد کے میدان ... نے دو تین بھی
... چار لاکھ فوج ایسی
گرز سر کے بل گرے ...
البورا نام ... (روسی وغیرہ) تو جو کہ
... یوں تو پہلے بھی خدا کو
... سے اسلامی تخت پر نثار ہر خیالی فوج
کی تھی مگر وہ ایسی تھی کہ مارا تو نہ جا
اور مرے تو شہید کہ نظر ... کوئی تماشا
مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتی تھی دشمن
کے گرد فریب ... جواب اور اس پیرایہ میں
نہیں دیکھ سکتی تھی کہ سانپ بھی مرے
اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے - امیر صاحب یہ
چاہتے تھے کہ اپنی فوج بھی کھلاڑی کی
بھرتی چاہیئے جو ایک ... تین کام
کی ڈیوٹی ادا کر سکے بڑی خوشی کی بات ہے
تمام نگاہیں اور جان نثاران اسلام کے
علاوہ ہولا کہ خاص تو اعد دان فوج تیار ہو گئی
ہے - اسکی وردی اور ہتھیار ایسے ... اور ...
کریہ ہیں افواج کو ... خشک ہو تو یہ ...
خیال ہو کر ان پر فوج بھی کچھ ہے - علاوہ فوج
کی تیاری کے ... اور ہتھیار ڈالنے کا ...
بھی ... سوا بلکہ ... کے اب کسی ...

کیا وحشی سور کچے ہیں؟

... منصب کی ... ہے کہ رعایا پر ... گورنمنٹ ہمیشہ
... کا دل رہتا ہے کہ ... ہیں ... رعایا میں
میں شیر و شکر کا سا اتحاد ہو جائے سوائے سرکاری ملکی
معاملوں کے اور کسی معاملہ میں گورنمنٹ حتی الامکان تفریق
کی کارروائی جائز نہیں رکھتی گو ... کابل دنیا
کی طرح ہمکو عزیز ہیں - کالوں کے خیالات کا اندازہ
تو گورنمنٹ نے معلوم ہی کر لیا ہوگا - گر کالا ...
ہمارے دن کی کالی ... سوائے ... قسمت میں
... کو اپنا فخر سمجھتے ہیں - اس سے یہ ثابت ہو چکا
کہ کالی قوم کے دلمیں تو گوری قوم کی طرف سے
ذرا بھی نفرت نہیں - اب رہی گوری قوم وہ اپنی
کھال اور اپنے اقبال پر ... ناز کرتی ہو تو عجب
اور جبکہ اسکو کالی قوم سے نفرت ہو کم ہے مگر
گورنمنٹ عالیہ کی مہربانی سے گوری قوم میں اب وہ
وحشت نہیں رہی جو پہلے تھی - گوری کالی قوم کا
چولی دامن کا ساتھ ہوتا تو ناممکن ہے کہ ...
دلکا فرق ہے ... تعلق بھی اگر ایسا ہو ...
کالوں پر ... کی بات بڑی تب بھی طبیعتوں میں
لگاؤ پیدا ہو جائے - ولیکن تو یہ ہے کہ گوری قوم کا
مردوں پر ... ہے اور کالی قوم کی ...
... ہو تو کیسے مگر ہاں پھر بھی ہم
گورنمنٹ کی رعایا پروری کے قربان ہیں کہ ...
قوم میں بہتر ہی بہت سنجیدگی اور تہذیب کی
روح پھونک کر گوری قوم کو اسکی طرف ...
کر دیا ہے مگر یہ رجحان نسبتی ہے حقیقی نہیں
یہی وجہ ہے کہ جو صاحب بہادر خود تہذیب ...
سے ... ہوتے ہیں وہ کالی قوم کو نہایت ذلیل
سمجھتے ہیں کیا یہ کوئی منطق اور تعصب ...
... کہ ... نہیں کر ... جنگل ...

ہمکو خدا پہ چھوڑ دو پھر خدا جو ہو سو ہو

ہندوستانی حاجیوں کی بیکسی اور انکی درخواست ... بیچاری
گورنمنٹ کو رحم نہ آیا تو ہم یہ سمجھیں گے کہ دنیا
میں اب انکو کوئی ... نہیں ہے ... ٹھکانا
ہندوستانی حاجیوں کی طرف ... کوئی نہیں ...
کہ گورنمنٹ ہند اپنے ستم توڑ رہی ہے نہیں ...
یہ جو کچھ کرتی ہے انکی بھلائی کے لئے - اور اس ضمن
میں قدرے تکلیف ... ہونا ہے - تو ایسا ہی
کہ جیسا حکیم اپنے مریض کو کڑوی اور ناگوار دوا
پلاتا ہے اور اسکی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسیطرح
جلد صحت ہو جائے - ایسی ہی گورنمنٹ عالیہ نے بھی قرنطینہ
کی جو قید لگائی ہے وہ محض اسی خیال سے کہ افرا
تفری کے ساتھ ہندی حجاج طاعون کا شکار ہونے
اور ... ہو وہ ہماری سرزمین پر ...
... معظمہ میں ... کی عادت ...
... تو ہر ذی ہوش سمجھتا ہے کہ گورنمنٹ جو کچھ
کرتی ہے وہ حجاج کی حفاظت کے خیال سے کرتی ہے
اب سوال یہ ہے کہ اس تجویز سے ... کو
فائدہ بھی پہنچتا ہے یا نہیں اور اگر یہ ترک کر دیا
جائے تو اس سے گورنمنٹ یا دوسری سلطنت کو کس
قدر نقصان پہنچ سکتا ہے - اسکی تشریح ضرور ...
مسلمانان ہند ... سر آغا خان بہادر ...
شوریٰ کے ساتھ کر رہی ہے اور مسلمانوں کو ہر جگہ
... کی ہے جو ... کرنا ... اسلام ...
تھا - اور پھر ... سر آغا خان بہادر ...
مسند ... جانے لگے تھے ... مسلمانوں کو ...
... ہو گئی - اور غالباً اسکی بعد کئی ہزار ...
... ہونگے ... تمام مسلمانوں ... گورنمنٹ
... ہمکو خدا پہ
چھوڑ دو پھر خدا جو ہو سو ہو ... گورنمنٹ ...

تیرا ہی جی نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

لارڈ کرزن بہادر جو ہندوستان کا لہو چوس کر ہندیوں کا لہو پانی ایک کر گئے ہیں چلتے چلاتے ایک ہجو ایسی شوشہ چھوڑ گئے کہ ہندوستانی عمر بھر رو یاد کرینگے۔ لارڈ کرزن کی گل باران دیدہ ہو گاڈ ہی مسٹروں کی لغزش کی بابت جو اونہوں نے غور کیا تو تاڑ لیا کہ جیسے اپنے ہی ہاتھوں کو اپنے پاؤں میں کلہاڑی ماری ہے یعنی اعلیٰ تعلیم کا ہتیار انکے ہاتھوں میں دیدیا ہے اب یہ ہمیں کو پچھاڑ کھانے کو دوڑتے ہیں اسلئے یہ مناسب ہے کہ آیندہ کے لئے اسمیں روکاوٹیں پیدا کردیجائیں۔ چنانچہ یونیورسٹی کے لئے لارڈ کرزن بہادر نے قید لگادی کہ ایک کروڑ کا سرمایہ یونیورسٹی کے قیام کے لئے لازمی ہے پھر یہ تو ظاہر بات ہے کہ ایسی شرطیں سوائے سرکار کے یونیورسٹی ہی میں بڑہ ہیں گے لیکن وہاں تو یہ بات ہے کہ تیرا ہی جی نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں۔ سرکاری یونیورسٹی کے امتحان میں وہ وہ سوالات ڈالے جانے لگے کہ امتحان دینے والوں کے ہوش اڑ گئے۔ چنانچہ اسسال جو بی اے کا امتحان لیا گیا ہے اوسمیں صرف انگریزی کے متعلق وہ پیچیدہ سوالات تھے جنکے جواب لکھنے کے لئے صرف ۳ گھنٹے کی میعاد عطا فرمائی گئی اب کہئے کتنے عرصہ میں آدمی سمجھے اور کتنے عرصہ میں جواب لکھے اگر ایک سوال کا جواب لکھنے کے لئے صرف پانچ ہی منٹ لگ جائیں تب بھی پندرہ چار گھنٹے ہونگے ہر ایک سوال کا پرچہ حل کرنا یہ ممتحن صاحب خود ہی کر سکینگے ورنہ طالب علم کا امتحان میں فیل ہو جانا یقینی ہے۔ [illegible]

جسنے اپنی اُتاری وہ اوروں کی کیونکر اُتاری

عرصہ ہوا کہ سیلون کی ہائیکورٹ میں ایک مسلمان بیرسٹر صاحب ترکی ٹوپی ڈالنے چلے گئے حالانکہ نہیں کہ جیف صاحب بہادر کے دماغ میں سرخ ٹوپی کا ریچھ کے انجرے پہ ابھرتے تھے۔ یا ترکی ٹوپی کا پھندنا انکو اسلامی بیرق نظر آتا یہی حکومت کے وقت میں جسکا معائنہ انکو نہیں ناگوار معلوم ہوتا تھا بہرحال کہ جیف صاحب بہادر بیرسٹر صاحب کی ٹوپی پر اعتراض کر بیٹھے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ٹوپی ہی ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت کی ہے۔ یہ ایسی ویسی نہیں ہے جو عدالت کی شان کے خلاف ہو اور جسکو گورنمنٹ بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اسپر جیف صاحب نے فرمایا کہ ہم اس جھگڑے کو نہیں جانتا تم کو ننگے سر عدالت میں حاضر ہونا پڑیگا اس ٹوپی سے تم ہرگز یہاں داخل نہیں ہو سکتے۔ بیرسٹر صاحب نے ہائیکورٹ کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا۔ اور یہ دل میں ٹھان لی کہ جائینگے تو اسی ٹوپی کا پھندنا [illegible] اپیل میں عدالت بالا سے بھی کورا جواب ملا۔ بیرسٹروں نے ملک بمبئی کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ نہ ہم کلکتہ کو مانتے ہیں اور نہ بمبئی کو مانتے ہیں۔

وہاں کے مسلمان بہت بد دل ہو رہے ہیں۔ اور اونہوں نے کئی ہزار دستخطوں سے ایک عرضی تیار کرکے ملک معظم قیصر ہند شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی خدمت میں روانہ کردی ہے دیکھنا ہے وہاں سے کیا جواب ملتا ہے۔

ہاتھی معہ ہودا غائب

ہدایت الرسول بریلوی اپنے لکھنوی کی بڑی ہجو اور ہجویات سے لوگ واقف ہو چکے کہ خواہ مخواہ بھی اسنے ایک فاضل شخص کو کافر بنا ڈالا اب اسپر بھی غور کیا جائے کہ دروغ کو بھی [illegible] نہیں ہوتا۔ اسی بناپر بزرگوں نے کہا ہے کہ جھوٹھ کے پاؤں نہیں ہوتے وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنے والا خود ہی نقب ہو جاتا ہے۔ [illegible] ہدایت الرسول نے یا تو یہ زور شور باندھا تھا کہ میں طلب کروں گا۔ ہندوستان سے ان میں مانے والے فاضل مولویوں کو بلاؤں گا۔ بڑے زور شور کے ساتھ فتوے شایع کراؤنگا اور فتوے کا ترجمہ بھی تھوڑا بہت ہدایت الرسول نے فانی مہر لگا کرایا اور سیر مہر یہ بھی چپکانی شروع کر دیں مگر جب دیکھا کہ لندن والے بہت کم رہی کوشش پیچ میں پڑ گیا۔ کہ اب کیا کیا جائے چونکہ یہ کارروائی عام طور پر مشہور ہو چکی تھی اور لوگ منتظر تھے۔ کہ دیکھیں کس طرح واعظ لکھنوی اپنی زبان زوری سے دن کو رات ثابت کر دکھاتا ہے اسلئے واعظ لکھنوی کو غوطہ ہی لگانا پڑا اپنے حواریوں کو بجائے طور پر اطلاع بھیج کہ پیر کی شب کو حاجی احمد صاحب کے ہاں متفق ہو۔ پر ایک بجے مشورہ ہوا۔ اور منگل کو ساڑھے دس بجے واعظ لکھنوی جل کر واپس ہوا [illegible] گیا مگر بڑا غضب کہ ہاتھی کے ساتھ ہودا بھی غائب ہو گیا [illegible]

بندے ماترم لڑکوں کا کھیل

بندے ماترم کا سبق بچوں کو ایسا دیا گیا ہو کہ وہ ہر موقعہ بے موقعہ اسکا استعمال کرنے بیٹھے ہیں اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ہی روز بعد یہ نعرہ بے اثر ہو جائیگا۔ محرم کے ایام میں کانسائی ضلع مدناپور کے بنگالی بچوں نے عجیب طرح سے مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہا۔ اون تاریخوں میں تعزیے کربلا کو جا رہے تھے تیس چالیس بنگالی لڑکے کاغذ کی جھنڈیاں ہاتھوں میں لیے مسلمانوں کے غول میں شامل ہو گئے۔ اور جس سبب سے تعزیہ تھا اسکے پیچھے ہو لیے۔ تعزیہ کے ہمراہی مسلمان وقتاً فوقتاً نعرۂ حیدری لگاتے تھے اور یہ لڑکے بندے ماترم کا نعرہ اوسکے ساتھ چلاتے تھے۔ جھنڈیوں کے کاغذ پر بھی بندے ماترم لکھا تھا۔ چند مسلمانوں نے اون لڑکوں کو سمجھایا کہ تم خاموش چلو ورنہ ہم سے علیحدہ ہو جاؤ۔ لڑکوں نے جواب دیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہو کر ڈرتے ہو اب ہم کو خوف ہی کیا ہے۔ ہم تم سب ایک ہو چکے مسلمانوں نے کہا کہ نہیں تم بندے ماترم کی بادی یہاں نہ پھیلاؤ۔ اسپر بھی وہ نہ مانے تو پولیس کو اطلاع کی گئی صاحب مجسٹریٹ فوراً پہنچ گئے اور سمجھایا کہ اس مجمع سے تمکو کیا تعلق ہے تم علیحدہ ہو جاؤ۔ وہ اسوقت تو کسی کا کہنے گئے جلکر پھر وہ شریک ہو گئے اور پہلے سے زیادہ اودھم کرنے لگے۔ پھر پولیس کو اطلاع کی گئی جائنٹ مجسٹریٹ بہادر گئے اور ان کو باہر سے جھنڈیاں چھین لیں اور انکو پولیس کے ذریعہ منتشر کر دیا۔ اس حرکت کو ذلت ہو کہتے ہیں کہ بنگالی [illegible]

دو رُخی سلطنت

برٹش گورنمنٹ کی پالیسی بالکل اسکے مصداق ہے جیسا دیس ویسا بھیس۔ ہندوستان کو دیسیوں کے ساتھ تو اسکا جیسا منصفانہ اور حسن سلوک ہے اسکی حالت ڈانواں ڈول ہے۔ اسی خطہ میں اگر ہم میں تو ہر طرح کی آزادی ہر طرح کے حقوق کو مستفیض ہونے کے مستحق ہیں اور اگر کسی دوسرے ایسے خطہ میں نکل جائیں کہ جہاں اسیکا راج ہو تو ہمکو وہاں کی قوم کا منہ تکنا پڑتا ہے۔ ہمارا دل تو یہ سمجھے کہ کہیں راج ہے سب جگہ امن اور راحت کا یقین کر کے چلے جاتے ہیں لیکن جب وہاں پہنچتے ہیں تو ابھی آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ راج تو بیشک وہی ہے لیکن ہمارے یہاں کی زمین دوسری آسمان دوسرا معاملہ کیا ہے چنانچہ جنوبی افریقہ کی بابت عرصہ سے شور و غل بپا ہو رہا ہے لیکن خدا جانے کیا معاملہ ہے گورنمنٹ اس کان سنتی ہے اس کان اوڑا دیتی ہے چنانچہ سر ہنری کاٹن بہادر نے ڈیلی نیوز میں گورنمنٹ کے اس بیجا جبر و ظلم کا ذکر کیا اور اسکو رعایا پروری عدل گستری کو ہندی سلطنت کیسی۔ کالی قوم جو ٹرانسوال کی آزاد سٹیٹ (جنوبی افریقہ) میں آباد ہے وہ گورنمنٹ ہی کی رعایا ہے اور وہ جانب بھی گورنمنٹ ہی کا ہے پھر یہ کیا معنی کہ ایک ملک کے لیے قانون اور غریب ہندیوں کے لیے قانون اور نہ انکو ٹرامو میں بیٹھنے دیا جاتا اور نہ ریل کے [illegible] میں گھسنے دیا جاتا ہے۔ ہر وقت آوارہ سے موٹے موٹے جبر کیے جاتے ہیں جب اسکو کا ادب اطاعت دیکھا ہے اور وہاں کے سوداگروں کو نہیں لیا جاتا [illegible] ہندی [illegible] بڑی آبادی تنگ کر [illegible]

تم کر ہی کیا سکتے ہو

معاصر آزاد نے آرنا بازار پتر کا کی دریدہ دہنی پر گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ دیکھئے ایک آزاد اور آرٹیکل کا خلاصہ لکھا ہے جسکا مطلب یہ کہ وہ عاجزی اور خوشامد سے انگریزوں کے رحم و فیاضی کو متحرک کرنا بیسود ہے۔ قوم بوئر کو دیکھو کہ جسنے ولایت کے ہر گھر کو ماتم کدہ بنا دیا۔ قوم آئرش کو دیکھو کہ جسنے گورنمنٹ کے اصول حکمرانی کا خاکہ اوڑا دیا۔ اور کھلم کھلا گورنمنٹ کی شان و شوکت پر حملے کیے۔ باوجود ان گستاخیوں اور زیادتیوں کے دونوں قومیں اس قابل سمجھی گئیں کہ سلف گورنمنٹ کے حقوق عطا کر دئیے گئے۔ دیسی لوگوں نے اپنے آپکو کبھی ایسی اطاعت پر نثار کر ڈالا۔ وہ اگر ایسی خواہش بھی کریں تو مجرم سمجھے جائیں باغی تصور کیے جائیں اور انکی ہر ایک حرکت کی نگرانی کی جائے بلکہ اون کے زخمی ہونے کا ذکر کیا آئرش اور بوئر قوم کی مثالیں پیش کرنے سے کیا مضمون نگار کا مطلب لفظوں میں یہ منشا نہیں ہے کہ جب ہماری فریاد وزاری درجۂ اجابت کو نہیں پہنچتی تو ہمکو بھی آئرش جیسا گورنمنٹ کے مقابلہ کے لیے تیار ہو جانا چاہیے بہت معقول اسکے بعض یہ کہ ہم کر تا پائی۔ خدانخواستہ اگر ایسا موقعہ ہو گیا تو جسنے بنگالی بابو ایسے خیالات کے ہیں وہ سچ کی پتڑ کا کے الگ ہو جائینگے اور وہ کہاں [illegible] شور و غل بوئروں کے نعرے لگائینگے کسی سمجھ کہاں [illegible] مانا [illegible] یہ صاحب [illegible] بھی [illegible]

مشہد کا جانکاہ مشاہدہ

طاعون ملعون خدا جانے اب دنیا سے غارت ہوگا بھی یا نہیں۔ اس موذی نے پہلے تو ناک مین دم کر رکھا تھا اب دم مین ناک کر دی ہے۔ اگر کچھ عرصہ اور اسکی دُم سے خدانخواستہ بندھا تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ قیامت کے بورئیے یہی لپیٹ دیگا۔ ظالم کی برباد کن کارگذاری کی کچھ انتہا بھی ہے ایک تو خود دائم منہ مار مار کے صفین کی صفین صاف کر ڈالے۔ اور جب خود تھکے تو اپنی اسامیون کو اوکسا دے کہ اب تم مجھے ٹٹی کی آڑ بنا کر مورچہ بندی کر ڈالو۔ اور شاہین شب خون نشان مضمون نشان سے اون کا صفایا کر دو۔ کہ جو میری صفائی کی فکر مین لگے ہوئے ہین۔ چنانچہ کئی مقام پر طاعون نے اپنا کرشمہ دکھایا۔ فی الحال مشہد مین تازہ مشاہدہ ہوا ہے۔ پہلے نصرت آباد مین طاعون کا دورہ دورہ ہوا۔ جسنے نہ دن دیکھا نہ رات بھوکے بنگالی کی طرح منہہ مارنا شروع کر دیا۔ آخر ڈاکٹر اپنا اپنا جگر تھوکنے کے لیے تیار ہو گئے رعایا خدا جانے کیون ایسی جز بلی کارون سے بہکی ہوئی ہے۔ وہ آستین چڑھا کر مرنے مارنے کو تیار ہو گئی۔ ڈاکٹر نلیٹ کے جھونپڑے توڑ پھوڑ کے خاک مین ملا دیئے۔ اور یورپین صاحبون کو کاٹنے کی ٹھیکے پورد بھی آبادی پر یورش کر بیٹھے وہ تو خیریت ہوئی کہ عادل [illegible] ہی صاحب اڑ چوکنے گئے تھے کہ کہا [illegible] کا [illegible]

بدتہذیب طاعون

تو پھر منہہ نہین ماریگا۔ مگر جسکو پھر تو منہہ ماریگا وہ پھر ابتو حضرت ماریگی اسلئے پہلے ہی وایئن بائین سے ہوشیار تھے۔ ڈاکٹرون نے قرنطینہ کی کارروائی شروع کی اور صاحب بہادرون نے کوٹ پتلون کے بٹن ٹانک لئے۔ جو نہی ایرانی رعایا کا نعرہ بکش بکش اور بزن بزن سُنی۔ صاحب بہادر سمجھ گئے۔ کہ ان بد تہذیبون پر ہلاکو خان کی روح سوار ہو گئی ہے۔ اب سوائے گریز کے کوئی مفر نہین ہے۔ چنانچہ تمام یورپین معہ زن و بچہ اس صفائی کے ساتھ غوطہ لگا گئے۔ کہ ایرانی مفسد او بادا بار رو بادپر طاعون تکیاشت بھکتے رہ گئے ایرانی فوج فورًا صاحب بہادرون کی کمک اور مفسدون کی سرکوبی کے لئے پہنچ گئی۔ اسکے بعد مشہد کے قریب فساد کی آگ بھڑک اوٹھی۔ یہان کے بیٹے کے پہلے ہی سے روزگاری اور بیکاری کی وجہ سے جھلائے بیٹھے تھے۔ اس سلسلہ مین دل کی بھڑاس نکالنے کا خوب موقع تھا کہ وہ جو سمجھتے ہین کہ خفا ہوکے بہادرون سے بچا کیونکہ تین فاقون مین اونکے لئے حرام بھی حلال ہو جاتا ہے۔ اس گروہ نے یہی سمجھ لیا کہ شکم کشتہ ہے اور جانکنی کا مزا چکھنا پڑتا ہے۔ جو کچھ ہو دو ہاتھ کر کے ہی فیصلہ کر ڈالو چنانچہ باغی گروہ نے بڑے جوش کے ساتھ دھاوا مارا۔ اور بڑی ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ یورپین بہادرون کی جان سخت خطر مین تھی لیکن گورنر مشہد کی مستعدی اور فرض کی کارگذاری نے سب کو بچا لیا۔

کوہ ویساویس کی شعلہ باری

سنہ ۱۸۹۰ء نے ہمیشہ کہ بعض سلطنتون مین جانکاہ و دلگداز کرشمے دکھائے۔ ایسے اٹلی مین بھی ایک جانسوز ہمیل دلسوزی دکھا دیا۔ گورنمنٹ اٹلی نے تو سمجھا تھا کہ یہ سال اوپر ہی اوپر ٹل جائیگا۔ مگر اس ظالم نے ایسی اٹل مصیبت بھیجی کہ ایسے وحشت کی ہزارون نازک اندام لیڈیون کے ناف تلے ٹل گئے بردود کی پتلونین کھسک گئین۔ اور واقعی وہ مصیبت ہی ایسی جانکاہ تھی۔ کوہ ویساویس کا جوش آبی تو بہ اور پھر اسکا اشتقاق شعلہ بار ہوتا رہتا عذاب النار۔ خدا جانے کوہ ویساویس گورنمنٹ اٹلی سے کب کا جلا بھنا بیٹھا تھا۔ اب تو بکر خوب دل کھول کے دل کا بخار نکالا۔ ہزارون گھر برباد ہو گئے۔ آس پاس کی کئی بستیان ہو حق ناپید ہو گئین جو لیٹ لعل مین ہے۔ وہ کوہ ویساویس کی ہیبت چڑھ ہے۔ اور جو ترت پھرت نکلے وہ نکل گئے۔ کئی روز تک خروج مواد سے دود ہوان دلہر رہا کہ آفتاب عالمتاب جگنو بنکر بھی نظر نہ آئے۔ شاہ ملکۂ اٹلی سوز ہمدردی سے خود معائنہ کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ بڑی موٹی موٹر کار مین سوار تھے مگر وہ ہوزون کے لقے ایسے ایسے اوڑ رہے تھے کہ موٹر کار کا رنگ اڑ گیا۔ گھنٹون کا رستہ دنون مین طے ہوا۔ مگر جا پہنچے کرتے کیا۔ رعایا کی خانہ ویرانی دیکھکے جانسوز آہون سے ہمدردی کا اظہار کیا اور گھر کو چلے گئے۔ کوہ ویساویس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جیسے یہ پیدا ہوا ہے یہ اسکا دوسرا خانہ برباد جوش ہے پہلا جوش سنہ ۱۸۷۲ء مین دکھایا تھا۔ مگر وہ اس قدر نقصان رسان نہ تھا۔

معرکہ آرائی

۱۹۰۶ء کی تعزئے اور ہولی

ظرافت کی کان مسخرگی معدن بشاشت کی مخزن بشاشت کے منبع خلوص کے مصدر سنگلدیپ نستے کی دیا تندی سلام ہی سری کی ہندوانی سلام کیجئے حضور پر نور شیخ گھبور کہاں سے نہضت فرمائی۔ تعزئے اور ہولی کی سیر کر آئے ہیں۔ ہو سیدھی سیدھی باتیں کرتے ہو یا ناپ سشناپ بیہودہ بک رہے ہو۔ اس موسم میں ہولی کیسی اور تعزئے کیسے۔ جہاں تک ہمارے یہاں اسی موسم میں نکلتے ہیں۔ نہیں معلوم نہیں ہر ملک را رسم و رواج دیگر نہ کسی لائق الثقا فائق الثقا حکیم کا ہے تو آپ کس اقلیم کے آدمی ہیں۔ تمنے ابھی ہی نہیں پہچانا لاحول ولا قوۃ برین عقل و دانش بباید گریست چہ با بدولت نیشنل جت جلالت مآب فضیلت انتساب حضرت پلی پرشاد گیتی خیال بخت ابشندہ ہیں۔ خیالستان معنی کے ہم **ہم ہی ہم ہیں** تو یہ تعزئے اور ہولی خیالی ہی ہوں گے۔ لاحول ولا قوۃ تمام دنیا خیال ہی خیال ہے انکی بناوٹ سجاوٹ وضع قطع رنگ ڈھنگ کی اصلی بنا تو خیال ہی ہے۔ اگر خیال نہ ہوتا تو یہ تمام امور کہیں غیب سے منصۂ شہود پر آتے یہ خیال ہی ہے جسنے انکو کتم عدم سے فضائے وجود کی ہوا دکھلائی ہے۔ اور تم کیا ہو۔ خیال ہی تو ہو جو کچھ ہے سو خیال ہی ہے ایک ذات پاک ایشر تو یقینی امر ہے ورنہ تمام حقائق و غیرہ ہی خیال ہی خیال ہیں آپنے

یہ کیا بتلایا۔ یہ تو حضرت افلاطون ہی کہکر مر گئے تھے مگر یہ تو فرمائیے کہ ہولی اور تعزیوں میں کیا نسبت دیکھی۔ کیا تعلق تاڑا۔ کیا ربط تجویز کیا۔ سوا اس کے شدومد کے ساتھ متکلم ہو رہے ہیں۔ پیچ تمہیں نہیں معلوم اب کے سال امتش میان نے ایک عظیم عقدہ مشکل کشا حل کیا ہے۔ ایک عسیر الفتح مہم جیتی ہے۔ اب کے سال ان تقریبات نے المر ونشاط کی وہ رونق دکھلائی ہے اس میمون نے وہ رنگ دکھلایا ہے کہ باید و شاید کچھ کہو گے بھی یا یوں ہی بت بنے رنگ نازک زگی سے وقت پامال کر دو گے۔ کیا خوب اشتہ میان کے ہم تو ایسے راز نہفتہ ناظرین اور نو حبیبوں کو باتوں ہی باتوں میں کہہ ڈالیں۔ اجی کہو تو کہو ورنہ بوریا بدھنا سنبھالکر بیک بینی و دو گوش مع الکان رمع اراس چلتے پھرتے نظر آؤ۔ اور جب تمہتر ی ٹھہراؤ۔ ہمارے ناظرین نازک طبع روشن ضمیر بے نظیر اس کثیر الخیر کا رنج و انتظار نہیں سہ سکتے۔ اخاہ آپ اور آپکے ناظرین کیوں نہوں جیسا طبلہ ویسی تھاپ جیسی آنچ ویسی بھاپ جیسا رنگ ویسا روغن جیسا کلیسا ویسا ارغن ان صاحب آپ ہیچ وہ نازنینان اگر تو یہ ناظرینان ہیچ۔ اچھا تو سنئے ایسی سنائیں کہ یہ لوگ بھی محظوظ ہو جائیں سنئے جناب اب کے سال یعنی ۱۹۰۶ء میں پہلے تو تعزئے نکلے۔ اور دو تین ہی روز بعد ہندوؤں کے یہاں رسم ہولی ادا ہوئی۔ تعزئے حضرت امام حسین صاحب کی یادگار میں نکالے جاتے ہیں جو پیغمبر

کو حضرت کی ایام حیات میں یا یوں کہیں کہ حضرت کے ایام آخر میں گذرے وہ بھی درسانحے متبرکہ میں مثلاً شب شہادت کو تعزیوں کے گنبدوں کو جنبش دینے سے یہی مراد ہے کہ اس بات کو حضرت شہید ہوئے۔ گویا دار فانی سے دار القرار بہشت کو جا بسا یا (دیا جسے مسلمان بھائیو معاف کرنا) یا یوں کہیں کہ وفات پائی۔ ہندوؤں کے یہاں قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو وہ کو برہمن تو جہوٹے پیچھے منتر تاکین کرتے جاتے ہیں اپنے متوفیان کو پانی دیتے ہیں جسکو اصطلاح میں جل انجلی کہتے ہیں۔ یہ پانی دینے والے متوفی کے اعزا و اقربا میں سے ہوتے ہیں۔ ہندو مسلمانوں میں کا ہے لگاہے تشریکی ہوا کرتی تھی۔ محض اسلئے کہ پھر بعد رنج مسرت کا رنگ دوبالا ہو جائے مگر اب کے سال ایک عظیم مسئلہ حل ہو گیا۔ دو تین روز پہلے تو تعزئے نکلے۔ اور پھر اسکے بعد ہندوؤں نے ہولی کھیلی۔ اور پانی کے سمندر خالی کر دئے۔ یا یوں کہیں کہ مسلمان بھائیوں کے یہاں حضرت امام حسین کی وفات کا سانحہ دلشکن و جانکاہ گذرا۔ اور ہندوؤں نے اپنی رسم کے موافق انکے مردوں کو جل انجلی دی یعنے پانی دیا۔ اس سے ہندوؤں نے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں سے یگانگت کرنا انکی آرزوئے دلی ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ اور ہر آدھر گمٹ بڑھ نہیں سکتی مگر ہندوؤں نے اپنی ہندی تاریخوں کو گھٹا بڑھا کر اپنا خلوص محبت ظاہر کرنے کے لئے یہ رسم تعزیوں کے بعد ہی ادا کی۔ گویا یہ ثابت کر دیا

کہ اگر مسلمان کے کلیجے میں تیر لگیگا تو مسلمان
بجائے معاف کرانے کے ہندو کو نشتر چبھیگا
مسلمان کا جس جگہ پسینہ گریگا وہاں ہندو
خون بہائیگا۔ (ہولی میں ہمارے شہر جیسو
میں سرخ رنگ ہی کام میں لاتے ہیں)
الغرض ایک سال سے ہندو مسلمان یکجان
دو قالب ہو گئے۔ دونوں یاران سر پل
دانت کاٹی روٹی کھانے دوست لنگوٹیے
یار ایک ہی [illegible] [illegible] در میں
دکھین کی جوڑی ایک ماہتاب ایک آفتاب
واقعی اب ہندو مسلمانوں کا ساتھ تو چولی
دامن کا ساتھ ہے۔ تیسری قوم مثلاً
انگریز بہادر بمنزلہ جملہ معترضہ ہیں۔
پنچ ریل نے سیٹی دے دی ہے ہم تربل
کی خبر لاتے ہیں۔ ہمارے ناظرین کہیں
[illegible] تو نہیں ہو گئے۔

واقعات ایک بہار گر

خود پسندی بھی کس غضب کی ہے
کس نگوید کہ دوغ من ترش است

قاضی الملک مفتی الدولہ مصنف القرآ
کرنیل بار جنگ جناب پنچ بہادر صاحب ادام اللہ
[illegible] پنچ بہادر ہوت۔ آج کل گلزار
یمی میں باد مخالف کا کسقدر زور شور ہے
کہ جس جگہ مہ لیقایان خوش آواز کے میٹھے
سرود سے سامعین کو سرور حاصل ہوتا تھا
آج اُسی جگہ زاغ و زغن کی سمع خراش
کائیں کائیں سے نازک طبیعتوں میں
پریشانی پڑتی جاتی ہے۔ یہ کیا بات
نشہ کے قدم شریف کی برکت تو نہیں۔

یار آپکی رام کہانی ما بدولت کے خیال شریف
میں نہیں سمائی۔ واہ پنچ سا البیلے پنچ۔
آپکی سمجھ میں نہیں آتی تو ایجاب خیالی
بزل کی تہ میں پہنچاتے ہیں شاید آپ
ہریالی کے خمار میں پڑے ہوئے خراٹے
لگا رہے ہیں جو ریاست کے انتظام سے
بے خبرے باشد۔ نہیں تو ما بدولت دونوں
کانوں سے ریاست کی دیکھ بھال میں
ایسے لگے ہوئے ہیں جیسے رکابیے۔ رکابی
کی دُھن میں لگے رہتے ہیں۔ قہ قہ قہ قہ۔
خرخر خر۔ قبلہ پنچ لا لا حسرت بریانی والا
خدا سلامت رکھے آپکی دیکھ بھال کو۔ اپنا
تو بندہ جی یہ بے تکی بانسری کیسی بج رہی ہے
کہیں فتووں کی بوچھار۔ کہیں جوابات کا
گرم بازار۔ کوئی کرتا ہے طعن و تشنیع کی
بوچھار۔ کوئی باندھ رہا ہے بگڑی کا طوما
غرض کس نگوید کہ دوغ من ترش ست۔
الٰہی یہ کیا برے آثار ہیں۔ کہیں اس کو
کو برساتی خانم کانی کے پیروں تلے میں
زلیو ہے اور [illegible] کے قابیز
کے غار میں دبے جلے۔ اور [illegible]
منہ چلے جائے آو ہیکی۔ اور ہم [illegible]
کی دہرا دیں۔ اور کوڑہ پشت آسمان
کہیں کسطرح بجلی دکھائے جو گیہوں کے
ساتھ گھن بھی نہ پستا ہی جائے۔ یا الٰہی
خیر کر۔ افسوس کیوں ان حضرات نے
ظن المومنین خیرا کو پس پشت کر ڈالا اور
بدگمانی کے میدان میں بغض و حسد کا
گھوڑا دوڑا ڈالا۔ کسی نے چلایا مذہبی تیر اور
کسی نے چلایا فتوی جلاد۔ یا طامرن کرکے
لعنتوں گرڈالا۔ ما بدولت ان ستودہ صفات

سے فرا جیرہی فرماتے ہیں۔ کہ مقدس مذہب
پیشوا کہلا کر زہر اگلا جاتا ہے اور کس دلیل
میں درست ہے۔ ارے جاہل سے جاہل بھی
جانتا ہے کہ اس یوں ودیعت سے مخالفان
مذہب کتنی بغلیں بجاتے ہیں۔ اور کیسے
اسلام پر کیسے قہقہے لگاتے ہیں۔ جو اسلام
کی پرانی وقعت اور جلالت و جبروت کے
تھے۔ وہ ان کمندم فاجر [illegible] کی
تو تو اور میں میں سے کسقدر کمزور ہوتے
ہیں۔ واہ رے پیشوایان مذہب بسیار خوب
کہ بندے کہاں [illegible]۔ اور ہندو ان کی [illegible]
سے گتے کہلاؤ۔ اور اوس پر طرہ یہ
کہ کس نگوید کہ دوغ من ترش است جیسے
ہاں خدا نے جن جار آنکھیں اسیر [illegible]
دی ہیں۔ کہ اسلام ہی پہ جور [illegible] اور
جو سلامت اور گمراہی کی گہری نیند میں پڑے
خراٹے مار رہے ہوں اون کو ان [illegible]
شور و غوغا سے یہ کہا جائے تاکہ وہ ان
بیہودگی [illegible] اسلامیوں [illegible] التفات
کرنے [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] الملکت [illegible] ہم [illegible]
اگرچہ میں بلا خرافات میں پڑا ہوا ہوں
مگر وقت [illegible] ایسے
پڑھوں گا۔ جس کی بدولت [illegible]
سے [illegible] کا۔ مگر نہیں
جاتا کہ [illegible]
[illegible]
میں [illegible] جاتا ہے۔ [illegible]
عاقبت اندیشی [illegible]
اور یہ [illegible]
یہ تو [illegible] جاتا ہے

سب اوسکو تم کیا سمجھو۔ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ ان باتون کو تو پڑنے طاق مین رکھ چھوڑا۔ اور لگے عیب جوئی کرنے کو اوس نصیحت کو یون لوح دل سے مٹا دیا۔

عیب سے خود تو بہرا ہے سر بسر۔ دوسرون کے عیب پر طعنہ زن۔ اب اپنا بہت سا حال جس استہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ ہر دو فریق خدا کو وحدہٗ لاشریک کو حاضر و ناظر جانکر بدگمانی کے بھوت کو اتحاد کے لاحول سے بھگا دین تو ماہ دولت گلزار اسلام سے تحسین و آفرین کے گلون کا ہار بنا کر مخلصون کے گلے مین ڈالین۔ ہم ہین ! بقلم

آزاد رہ ہون اور مرا مسلک ہے صلح کل
لڑنے منانے کوئی ہماری بلا سے ہے

راقم وہی پنچہ فولاد
ع - ا - آزاد رو آزادی۔

تلون مزاجی کا کیا ہی ٹھکانہ

خدا سمجھے ان مذہب اور مدعیان ترقی اخبارات سے کہ علی الدوام انکی دوربین نگاہین متجسس رہتی ہین کہ اسلامی ریاست مین ذرا بھی کوئی امر خلاف طریق سرزد ہو تو بس جلد اوسے واقعات کا جامہ پہنا کر تمام اخباری دنیا کے سامنے کر دین اور اسپر طرہ یہ کہ تخیل پر رہنا کا سبق بھی ہو گا۔ اس اخباری معشوقہ کو بنے کو ہے دور دور سے نقش و نگار سے بھی مزین کیا جاوے۔ اسلامی ریاستے توان میں سے ٹرکی کو اس خدا سے کا بغض ہے۔ جب دیکھئے اپنی دہن مین ان کے متعلق شتاب کچھ بجتے ہین۔ خدا نخواستہ ذرا سی

کسر بالفعل ان گرچشمون کو معلوم ہو تو بس بیتپسہ کے جیسے ہیں مین آگروہ دو تین لیتے ہین کر لئے ہو پہلے اب گریبے پہاڑ و بجنگ ریشت مٹھ نکنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہین۔ جانی پنچ کچھ دیکھتے بھالتے ہو کر ترے زاغ بند کی طرح نشو نگون سے ریش شریف نوچ کر اپنے غیرون کے متعلق کاین کاین کرتے ہو۔ لو آپکو کچھ خبر بھی ہے کہ آجکل یوروپین اخبارات کیسی بے پر کی اڑا رہے ہین۔ فسلم تو نہ شریف کی ہمارے یہان کے نامہذب انیہون خانے والے مفت بدنام ہین۔ یہ تو اون سے بھی کئی نمبر بڑھ چڑھکے نکلے۔ ان فرق اتنا ہے کہ وہان کی گپ ذرا ظاہری تہذیب کی ملمع کاری سے لیسی ہوئی ہے۔ اخاہ میان نبہان الملک آپ ہین دیکھون یار جیہ یہ سر پر سے سور ہے کمار ہوا رہے ہو۔ بھئی سچ کہنا کہین سرزمین یورپ کی ہوا تو نہین کھا آئے یا عالم خواب مین پھر نابالغ کا رشن ہو لیے جو بے طرح بکے جا رہے ہو قربان۔ بات خوب چنے کی کہنے ہو یہی تو وجہ ہے کہ یورپین اخبارات نے بیپر اڑانا یہ کہنا اپنی طبیعت ثانی بنالی ہے۔ سلطنت ٹرکی کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کے آفتاب کی شعاعون سے انکی تنگ آنکھین چوندھیا جاتی ہین اور کسیطرح اس مسرت فزا سین کو دیکھ نہین سکتے تو ان عقل کے پتلون نے اپنی جانب سے خاک اوڑا کر اوسکو گرد آلود کرنا چاہا ہے سو گر نہ بیند بروز

شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ۔ شاید ان کے بڑے رینشائیل بابدی کی تعلیم و ہدایت کا یہی اثر ہے کہ دریائے جہالت و کذب مین او پر تلے بہہ رہے ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔ ارے جناب آپکی اس شیطانی آنت سی تقریر سے مطلب کیا ہے کچھ منہ سے مقصد بھی سناؤگے کہ یونہی کسی بے علم ملنے کی طرح توند پر ہاتھ دھر کے گالیان دیکر دلی کی بھٹیارین کی نقل اوتار رہے ہو۔ ارے لو آپکو ابتک خبر ہی نہین۔ ابی جناب یہی رونا ہے کہ انکو اسلامی ممالک پر ان یوروپین اخبارات کا نزلہ گر رہا ہے۔ کبھی تو ٹرکی کے حصے بخرے کرتے۔ اور کبھی ایران کو صفحۂ دہر سے مٹانے کی تجویزین۔ انکا بس چلے تو آن واحد مین اپنے قلمی شہسوارون سے ان تمام بلاد پر قبضہ جمالین تاہم دیگر یوروپین سلاطین کے گرانے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھتے۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا۔ میان روئٹر جیسے اپنے دوہیے لنڈن مین یہ خبر اڑادی تھی کہ عنقریب ترکی افسر پر اس امر کا اعلان جانے والا ہے کہ چوبیس گھنٹہ مین یہان سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔ ورنہ دہنا دہن کی ہو گی۔ باپ دادنے دیکھتے ہی کہدیا تھا منجملہ اور زٹلیات کے یہ بھی ایک زٹل ہے۔ اور پنچ بہادر مین اچھی طور پر اسکی تردید کر دی۔ کچھ انشاء اللہ ان میان مٹھو کو بھی اپنی زبان سے بھی کہنا پڑا۔ اور اب لنڈن ٹائمز کا جو سرکھپا! تو آپ بھی اپنے بڑے بھیا کی تقلید مین اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز خبر آجکل اخباری دنیا مین پھیلا رہے ہین۔ اگر

اسکے چہرہ روز افزا ایک دوبارہ پر کی تنزل اگر
تو تمام خوردنی اشیا تنگی دفتر میں گو پہنچاتی
ہیں۔ اور اخبار بہادر کو مجبوری سے شکنجہ
میں پھنسکر منبہ کے رستہ گو زملی پڑتی
ہے۔ معاملات مصر پر جب انکا قلم چلا
تو آپ فرماتے ہیں کہ زمین یمن دوبارہ
بغاوتی مواد کا شکار بنا یا تھی ہے اخبار
دنیا سے مخفی نہیں کہ کچھ عرصہ قبل یمن کی
زمین پر شورہ پشت باغیوں نے اپنے
باغیانہ خیالات سے ہر طرف مخالفت کے
شعلے بھڑکائے تھے۔ مگر ترکی مدبرون
کے آب تسخیر سے یہ آتش بغاوت ایسی
بجھ گئی کہ دوبارہ مشتعل ہونے کی امید
ہی نہ تھی۔ اور نہ عاقبت اندیش باغیوں
کی آنکھوں سے پردہ غفلت ہٹ گئے
نام اعلیٰ حضرت سلطان المعظم جن کی
دور اندیشی اور رائے صائب کا سکہ تمام
یورپ پر بیٹھا ہوا ہے۔ استقبالی حالات
پر نظر رکھ کر جنرل فیضی پاشا کو کچھ عرصہ تک
وہین مقیم رہنے کے لئے حکم صادر فرمایا اور
آپکے رعب و جلال سے یمن کے تمام باشندے
مرعوب ہو گئے ہیں۔ اور کسی کو سر اٹھانے
کی مجال نہیں۔ مگر یورپین اخبارات جنہیں
اسلامی ممالک کی سرسبزی ایک آنکھ
نہیں بھاتی ہر امن پسند دنیا میں تشویش
پھیلانے کو یہ بات اوڑا رہے ہیں کہ یمن
میں کوئی ہزار باغیوں کا انبوہ ہو رہا ہے
اور ان سے کئی سردار شامل ہو گئے ہیں
اور گزشتہ خرشمالی کا اتفاق سے بالکل
مٹ کر موجود ہو پڑتے ہے اور انکا ارادہ
ترکی افواج سے دوبارہ دو دو ہاتھ

کی ٹھرائین۔ قبائل ایک کرو، اسلامی ترکی
شیروں کے سامنے آئین خوں خوار کے
مابین پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور چند قبائل
ایک دوسرے کی مخالفت پر کمر بستہ
ہو گئے ہیں۔ ترکی سفیر مقیم لندن نے
اچھی طرح اسکی تردید کر دی مگر اس
تردید سے ان اخباریوں کا باور
اور زیادہ ہو گیا۔ اور اپنی خفت مٹانے
کے لئے یہ گپ چھوڑ دی ہے کہ تقریباً
قریب ہزار باغی حرب فراہم ہوئے
ہیں۔ بہت جلد ترکی سلطنت کو اسکا
انتظام کرنا چاہئے۔ اے قربان اس
خیر خواہی کے جایئے جناب ترکی حکام
تو کچی گولیاں کھیلے ہیں۔ اور بقول ہمارے
بالکل غفلت میں ہیں جو وہ اپنی آنکھوں
سے باغیوں کا فراہم ہونا دیکھ کر چپکی
سادھے خاموش پڑے رہیں باوجودیکہ
کر غربی پر نامہ سے اب تک اسکی تصدیق
نہیں ہوئی۔ لیکن اسے بھی ہم ان کی
عادتی باتوں پر محمول کرنے کے بعد اپنی
پنجابی جماعت کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ
خبر بھی بے بنیاد ہے۔ بفضلہ تعالیٰ
اب تک سرزمین عرب میں کہیں بھی
بغاوت کا مادہ پیدا ہونے والا نہیں۔
یہ ان اخبار رحیوں کی طبیعت نافہم ہی
ہے۔ شاید کبھی کبھار مریم کا جلوہ نظر
آ جائے۔ اور ان کے ذہن فراغ سے
کری نکل گئی ہے۔ اور زیادہ تر
افسوس ان دیسی اخبارات پر ہے
جو ایسی بے سروپا خبر اپنے صفحات پر شائع کر کے
مبتلا اکنے لگے ہیں۔

رافت

نیش عقرب نه از پے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

بقلم شمشیر صداقت لسان الصدق

آمد ہوئے سیر ... جو دوبارہ ... خطاب ...
... مدعا ...

جاسوسونکی دیوڑھیان

لندن سے ۱۰ اپریل کو خبر آئی کہ الجزیرہ
کانفرنس کے اجلاس آج ختم ہوئے۔ تمام
تاریخ پر کل حاضرین نے دستخط کر دیے
کل ڈیلیگیٹوں نے جلسہ کو خیرباد کہہ دیا اور
ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

جرمن بینکوں نے روس کے قرضہ میں حصہ
لینے سے انکار کر دیا۔ یہ کہکر کہ لندن میں
جرمنی لون جاری ہونے والا ہے۔

گرنل ہنچ کے قریب اسکاٹ ایکسپریس
ٹرین ایک گڈز ٹرین سے ٹکرا گئی کپتان
مارا گیا دو زخمی ہوئے۔

تازہ کی خبروں سے ظاہر ہوا کہ بابا
کے پیغمبروں کی پیداوار اور اسکی زمین کل
برباد کر دی گئی۔ اور برٹش سپاہ اس
مہم سے واپس لوٹ رہی ہے۔

نیپلز
آتش فشانی سرعت بامبالغہ ایسی گھمسان جاری ہے
میں پناہ گزین جما ہے جان جانا سخت
مشکل ہے۔ تاہم پولیس نے چند مددگار
اسکے سراغ لگانے کے لیے فراہم کیے ہیں
تا ۱۰ اپریل سے ستر دکان ڈیلیا میں
کے نزدیک میں ۴ ہزار پونڈ دیے۔ رولیا میں
کے ارد گرد کی میل تک زمین کی حیثیت
خطرناک ہو گئی ہے۔ سوائے راکھ کے کہیں
درخت یا سبزہ نظر نہیں آتا۔ اکثر مقامات
پر ۲-۶ فیٹ راکھ کی تہہ جم گئی ہے۔ دہرجہ
اور گرد و غبار کے باعث دن میں مشکل
دکھائی دیتا ہے۔ ہر طرف پتھروں کی
بوچھاڑ اور راکھ کی بارش ہو رہی ہے
پانی بھی برس رہا ہے۔

دیسیاویس مین سے گندھک اور ریت
کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔
نیپلز کے قریب جو مارکیٹ منہدم
ہوگئی تھی اوس مین سے ۱۱۱ لاشین اور
۱۴۴ مجروحین نکالے گئے۔
سان گیسپ کے گرجا مین سے ۱۰۵
لاشین برآمد ہوئی ہین۔
نیپلز کو ایک فرنچ بیڑہ ستم زدگان
کی امداد کو روانہ ہوگیا ہے۔
ایران کے صدر مقام طہران سے
خبر پہنچی ہے کہ مشہد کا بلوہ صرف بیکارون
کی شورش تھی اس مین صرف تین
آدمی مارے گئے۔ لیکن کسی یورپین
کا جانی نقصان نہین ہوا۔
روس نے اپنے ملک مین جو جدید
مجلس شوری مرتب کی ہے اوسکی بابت
مجلس مین ایسے اراکین شامل کئے گئے
ہین جنکا رجحان زیادہ تر رعایا کی طرفداری
مین پایا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ رعایا
کے مفید مطلب قوانین کے جاری کرنے
مین مشغول ہو گئے ہین۔
کہا جاتا ہے کہ اس مجلس مین گنگرس دیگر
خیالات کے افراد زیادہ تر پائے جاتے ہین
حضور ڈیوک آف کناٹ کے
خلف ارشد پرنس آرتھر کناٹ۔
آجکل مقام ونیپگ واقع کنیڈا امن
وامان سے رہتے ہین۔ جنوبی کنیڈا کی باشندون
نے آپ کی بڑی آو بھگت کی شہزادہ
موصوف کے دلپر کنیڈا کی تہذیب و
شائستگی اور ترقی نے بڑا اثر کیا تھا۔
تنازعہ چین و امریکا کے انفصال کی

غرض سے پارلیمنٹ امریکا نے اپنے اجلاس
مین اوس قانون کی ترمیم کا مسئلہ پیش
کر دیا ہے جو چینیون کے داخلہ امریکا
کے خلاف مرتب ہوا تھا۔
تار کو خبر آئی کہ دیسیاویس کے اطراف
آبادی کی حالت مین کچھ اطمینان بخش
آثار نمودار ہین۔ عام خیال ہے کہ وہ
آتش فشان کی حرکتین اب موقوف ہو
جاوین گی۔ ابتک راکھ کی بارش ہو رہی
ہے مگر کم۔ مکانات پر جو راکھ کی تہ جم
گئی ہے۔ اوسکی صفائی کے کام پر لوگ
لگے ہوئے ہین۔

پارہ کا گلاس

ضعف معدہ ضعف باہ ضعف گردہ
وغیرہ کے لئے ہمارے بنائے ہوئے پارہ
کے گلاس مین دودھ بھر کے پینا اکسیر کا
حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ اسمین دھات کا
لگاؤ ہی نہین۔ اسکو تمام زمانہ مانے
ہوئے ہے کہ اگر بغیر دوا کے پارہ گرفت
مین آ جائے تو دودھ اوسکی گرفت سے
نہین نکل سکتا یعنے کل دودھ ہضم ہو جاتا
ہے۔ اور جب دودھ کا ہر جز جزو بدن
ہو جائے تو یقینی اکسیر کا نفع حاصل
ہوگا۔ اور اگر اسمین پانی بھر کے ایک رات
رکھا جائے اوس سے آبدست لیا ہر طرح
کی بواسیر کے لئے انتہا درجہ کا مفید ہے
گلاس کا وزن کم سے کم ڈیڑھ سو تولہ کا
ہوتا ہے قیمت فی تولہ ۲ر

المشتہر

سید قطب الدین ... [illegible]

پیرس کے ڈاکخانجات کے افسرون اور
کارکنون نے اضافہ مشاہرہ کے لئے
ہڑتال مچا دی ہے۔ مسٹر بارتھو نے
انکے مطالبہ کی منظوری سے انکار کر دیا
ہے۔ ہڑتال والون کی تعداد روز بروز
بڑھتی جاتی ہے۔ مسٹر بارتھو نے ۲۰۰
نئے ملازم ڈاکخانہ مین بھرتی کرلئے ہین۔
بہار کالج کے پرنسپل کے عہدے پر
ایک فرنگی عالم مقرر ہوئے۔
کچھ ہی دیر ہوئی لاہور مین ایک مکان
گر پڑا۔ ایک عورت مرگئی۔ دو بچے
اور ایک گائے زندہ نکلے۔
دیوان بابا داس عرف غریب منشی
لاہور کو بھی تصانیف کے لئے گورنمنٹ
پنجاب نے ۲۰۰ روپیہ انعام دیا۔
ریاست پرنچہ نے ایک پولیس
افسر کو پھلور کے ٹریننگ اسکول مین
تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

چھاؤنی جالندھر کی ظالمانہ تحقیقات حسب ہدایت کمان افسر افواج چھاؤنی جاری ہے۔

کوئٹہ نوشکی ریلوے متصل سپیشیخ دراصل دب گئی۔ ٹیلہ بیٹھ گیا۔ اب سڑک درست ہو گئی آمد و رفت جاری ہے۔

گورنمنٹ بمبئی نے انتظام طاعون کے لئے گورنمنٹ ہند سے ۱۲ افسر طلب کئے ہیں۔

دارجیلنگ کی گورہ فوج کا ایک سپاہی مسمی ایڈم کو ۹ ماہ قید سخت کی سزا ملی ایک جیب گھڑی چرائی تھی۔

مستوو وزیریوں کے جرگہ نے ایک اور سرکاری مجرم حوالہ کر دیا۔ اسکا نام عمر خان ہے۔

لاہور کی پنجاب پبلک لائبریری کو سرکار سے بجائے ۱۲۰ کے ۲۰۰ ماہوار ملا کریگا۔

لاہور کے مجوزہ انجینیرنگ سکول میں بالفعل اوورسیر سب اوورسیر کی تعلیم دیجائیگی

حضور لاٹ صاحب پنجاب نے لاہور کی پبلک لائبریری کیلئے ۱۰ ہزار کی گرانٹ امداد عطا کی

دہلی میں حضور والیسرائے نے لارڈ کچنر کے سامنے مڈل کلس کا بہت افتتاح کیا۔

جج عہدہ دار شاپنے صاحب ٹاون کا حصہ ادا کر کلکتہ سے لاسہ کو گئے۔

ریاست ... گزشتہ ... کے علاقہ مرشد کا ہیڈ پنسپل دفتر جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔

چھاؤنی احمد نگر میں ایک گورہ سپاہی مسمی لنچ نے اپنے لنس نائک کو بندوق سے ہلاک کیا۔

پونہ کا بشپ ہائی سکول مجبوراً بند کرنا پڑا۔ خسرہ کے زور سے بہت لڑکے مرے ہیں

کلکتہ میں ایک موقوف شدہ کنسٹبل ۲ بلا لیسنس کوکین بیچنے کے جرم میں ۲ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

بنارس کے ان مندر میں ایک انڈسٹریل سکول جاری کیا گیا ہے۔ بالفعل بافندگی سکھلائی جائیگی۔

کلکتہ کے ڈاکخانہ بنارہ میں چوری ہو گئی۔ ۵۰۰ روپیہ غائب ہے۔ پولیس تحقیقات میں سرگرم ہے۔

لائل پور میں گیہوں کی فصلوں کو سبز مکھی چاٹ رہی ہے۔ اور بیز کنگی سے بھی اسکی فصلوں کا نقصان ہے۔

آنریبل سردار صاحبان جالندھر نے کمشنر اینڈرسن کو مکلف دعوت دی۔

منٹگمری گنج ۔ لدھیانہ ۔ فیروز پور رہتک کی پرورش کے لئے سڑکوں کی ضروری شاخین لگانے کا حکم دیا گیا۔

میونسپلٹی دہلی نے با اظہار منظور کئے کسی مکان میں گنجایش سے زیادہ آدمی بود و باش نہ کر سکیں گے۔

جمعرات ہفتہ گزشتہ کی مزید بارش سے سڑک کشمیر متصل گوہالہ اور خراب ہو گئی۔ بجز ڈاک کے رستہ بند ہے۔

کشمیر کی خبر ہے کہ ایک تانگہ ڈاک سمیت بہ گیا۔ وہاں بھی آمد و رفت بند ہے۔

گنگا دیوی کا نیکا پانی گھٹ گیا آج بنارس سے بہتی طاقت نصف رہ گئی۔

سیالکوٹ کے موضع سوہدرہ پر اپیل کے لئے اور تعزیری پولیس نافذ کی گئی۔

برما میں ۲۹ ویں جٹ رسالہ کا ایک دیسی سپاہی گر پڑا اور گھوڑے کے نیچے کچلا گیا۔

ریاست پٹیالہ میں ہیرے کی کان کا پتہ لگا۔ باضابطہ تحقیقات ہو رہی ہے۔

جالندھر کے پوسٹماسٹر کرشنہ دیالا کو دھوکہ بازی کے جرم میں ۴ سال قید سخت کی سزا ہوئی

جونپور تاکی مولا ندی میں ایک عورت ڈوب گئی۔ اسکو بچانیکی کوشش میں خاوند بھی غرقاب ہوا

ندوۃ العلما بنارس کے لئے بھی اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے کرایہ کی رعایت ۲۰ اپریل تک منظور کی۔

امرتسر گوردوارہ میں ایک جاٹ حضور والیسرائے کی گاڑی میں عرضی ڈالتے ہوئے گرفتار کیا گیا جو حوالات میں ہے۔

سینٹ سٹیفن کالج دہلی کے لئے لوکل گورنمنٹ نے ۵۰ ہزار کی امداد منظور فرمائی۔

شاہجہان آباد کے میونسپل الیکشن میں سخت بے ترتیبی ہوئی۔ اس کے فسخ کرنے کی بابت عرضی دی گئی ہے۔

... میں طاعون کی تباہی ترقی پر ہے۔ شہر خالی ہو رہا ہے۔ لوگ بھاگے جاتے ہیں۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہے۔

رنگون میں جا بجا چوہے مرے پائے جاتے ہیں۔ میونسپلٹی کی طرف سے ہر چوہے پیچھے دو آنہ ملتے ہیں۔ غریبوں کی کمائی کا آسان ذریعہ ہے۔

حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدی واقع بمبئی مصنڈی بازار میں چھاپکر اسی مقام سے شائع کیا۔